دزدے کہ بکف چراغ دارد" کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے" مقالہ نگار جامعہ عثمانیہ کے گریجویٹ ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں، ہو سکتا کہ ایسے گریجویٹ اپنی یونیورسٹی کے لئے باعث ننگ وعار ہیں۔ بہرحال ہمیں سخت افسوس ہے کہ برہان میں یہ مقالہ شائع ہوگیا، ہم قارئین سے اس کے لئے معذرت خواہ ہیں

اللہ کی شان ہے، میں کالیکٹ یونیورسٹی سے سبکدوش ہوکر ۱۵ مارچ کی شب میں علی گڑھ پہونچا۔ اور ۱۶ مارچ کی صبح کو علی گڑھ کے پتہ پر آئی ہوئی اپنی ڈاک دیکھی تو اس میں ایک خط عزیز مکرم ڈاکٹر سید سلمان ندوی (فرزند ارجمند مولانا سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ) صدر شعبۂ اسلامیات، ڈربن یونیورسٹی جنوبی افریقہ) کا ملا جس میں لکھا تھا کہ یونیورسٹی نے شعبۂ اسلامیات کو ایک فیکلٹی بنا کر اس کے ماتحت متعدد ڈپارٹمنٹ قائم کر دیئے ہیں، ان میں شعبۂ دینیات کی صدارت اگر آپ سال دو سال کے لئے بھی قبول کرلیں تو ہم سب بڑے شکر گذار ہوں گے اس کے بعد ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی اگزیکٹو کونسل کی میٹنگ ہوئی اس میٹنگ میں ڈاکٹر محمد اقبال انصاری صدر شعبۂ اسلامیات کے اتفاق رائے اور رضامندی سے پروفیسر خلیق احمد نظامی نے بحیثیت ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنسیز جس میں شعبۂ اسلامیات بھی شامل ہے۔ خاکسار راقم الحروف کو ایک برس کے لئے شعبۂ اسلامیات میں وزٹنگ پروفیسر مقرر کرنے کی تجویز پیش کی، جناب وائس چانسلر صاحب نے پُرزور تائید کی اور کونسل نے باتفاق آرا یہ تجویز منظور کرلی۔ چنانچہ ۲۰ اپریل سے میں شعبۂ اسلامیات سے وابستہ ہوگیا ہوں، یہ سب کچھ اچانک اس سرعت سے ہوا کہ ۳ اپریل کو جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو مسرت کے ساتھ حیرت بھی ہوئی۔ میں ان سب دوستوں کا اس قدر افزائی پر صمیم قلب سے شکر گذار ہوں، ایک اردو شعر ترمیم کے ساتھ؛

دائم رہی ہے شفقتِ اہل نظر سعید
گذری ہے اپنی عمر ادائے سپاس میں